

پیغمبر اسلام ﷺ کی بعثت کے موقع پر اسلامی ممالک کے سفیروں سے خطاب - 7 / May / 2016

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على سيدنا و نبينا ابى القاسم المصطفى محمد و على آله الاطيبين الاطهرين المنتجبين سيما بقية الله فى الارضين.

آپ تمام حاضرین، عزیز بھائیوں اور بیہنوں، ملک کے محترم ذمہ داران اور اسلامی ممالک کے سفیر حضرات جو یہاں تشریف فرما ہیں، تمام ایرانی قوم اور تمام امت مسلمہ اور پوری بشریت کی خدمت میں روز بعثت کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج بشریت کو بعثت اور اس کی حقیقت کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

قرآن کریم نے اس آیہ کریمہ میں «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ» پوری بشریت سے خطاب کیا ہے اور اس کے آخر میں ایک جملہ «يَا الْمُؤْمِنِينَ رَعَوْفَ رَحِيمٍ» (۲) آیا ہے۔ کہ بشریت کے رنج و غم، انسانیت کی تکلیفیں اور مشکلات پیغمبر اسلام ﷺ کے قلب مبارک پر بہت گراں گزرتی ہیں۔ حریص علیکم ؛ یہ پیغمبر ان کی ہدایت اور سعادت کا مشتاق ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی آیت کے آخر میں قرآن پیغمبر اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتا ہے جو واقعی بہت دلچسپ ہے۔ «فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّ اللَّهُ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» (۳) کہ انسانیت کو خطاب کرتے ہوئے اس کی خیر و صلاح کے راہ میں قدم آگے بڑھاتے رہئے اور خدائے واحد و احد پر توکل کیجئے ؛ تمام چیزیں اسی کے ہاتھوں میں ہیں اور سنت الہی اسی حرکت میں نہاں ہے۔ آج ہمیں بعثت کے معنی کو سمجھنے کی ضرورت ہے، بشریت خصوصاً امت مسلمہ کو اس کی ضرورت ہے۔

اس عید بعثت کا مطلب بشریت کے رنج و غم کو ختم کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا ہے۔ چنانچہ یہ حقیقی عید ہے۔ بشریت، پوری تاریخ میں رنج و غم سے دچار رہی ہے اور اب بھی مختلف قسم کے رنج و غم سے دچار ہے۔ غیر خدا کی بندگی، ظلم اور ناانصافی کا رواج، عوام کے درمیان طبقاتی فرق، تہی دست افراد کے مصائب اور دھونس جمانے والے افراد کی زبردستی ؛ یہ انسانیت کے ہمیشہ کے غم ہیں۔ اور طاقتور، فاسد اور مفسد افراد کی طرف سے یہ تمام چیزیں ہمیشہ بشریت پر مسلط کی گئی ہیں ؛ بعثت پیغمبر اکرم ﷺ انہی رنج و غم کو ختم کرنے کے لئے ہوئی ہے۔ روز بعثت درحقیقت فطرت الہی کی طرف پلٹنے کا دن ہے ؛ کیونکہ یہ تمام رنج و درد اور مشکلات جنہیں فطرت الہی کے ساتھ آمیختہ کر دیا گیا ہے درحقیقت فطرت میں مردود اور باطل قرار دی گئی ہیں۔ انسان کے لئے الہی فطرت حق کی طرفداری، عدل کی حمایت اور مظلومین کا دفاع ہے۔ یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ نہج البلاغہ میں بعثت سے متعلق جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک جملہ ہے جس میں واقعی بہت زیادہ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے ؛ آپ فرماتے ہیں: «لَيْسَتْ أَدْوَاهُ مِيثَاقَ فِطْرَتِهِ» ؛ پیغمبروں کو اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ انسانوں کو ان کے فطری وعدوں اور میثاق پر عمل کرنے کے لئے مجبور کریں، اور وعدوں اور میثاق کا اعتراف کریں ؛ خدا نے انسان سے چاہا ہے کہ آزاد رہے، عدل و انصاف کے ساتھ زندگی گزارے، خیر و صلاح کے ساتھ زندگی گزارے، غیر خدا کی بندگی نہ کرے۔

«لَيْسَتْ أَدْوَاهُ مِيثَاقَ فِطْرَتِهِ وَ يَذْكُرُوهُمْ مَنَسَى نِعْمَتِهِ» ؛ پیغمبران انسانوں کی فراموش کردہ نعمتیں یاد دلانے آئے ہیں ؛ یہ الہی نعمتیں۔ نعمت وجود، صحت و سلامتی کی نعمت، عقل و فہم کی نعمت اور اس نیک اخلاق کی نعمت جسے خدا نے ہمارے اندر ودیعت فرمایا ہے، ہم ان تمام نعمتوں سے غافل ہیں۔ انسان بھول جاتا ہے ؛ پیغمبران اسے یاد دلاتے ہیں۔

«وَ يَذْكُرُوهُمْ مَنَسَى نِعْمَتِهِ وَ يَحْتَجُّوْا عَلَيْهِمْ بِالتَّبْلِيغِ» ؛ وہ آئے ہیں تاکہ لوگوں پر حجت تمام کر دیں، صدائے حق کو ان کے کانوں تک پہنچادیں، حقیقت کو ان کے لئے آشکار کر دیں ؛ بیان کرنا، وضاحت کرنا پیغمبروں کا سب سے بڑا

فریضہ ہے۔ نبیوں کے دشمن جہالتوں اور کتمان حق کا استعمال کرتے ہیں، نفاق کے پردہ کا استعمال کرتے ہیں؛ انبیا الہی اسی جہالت اور نفاق کے پردہ کو چیر دیتے ہیں۔ وَيُثِيرُوا لَهُمْ دَفَائِنَ الْعُقُولِ ؛ وہ آئے ہیں تاکہ انسانیت کے لئے عقل و خرد کے دفينوں کو باہر نکالیں۔ انبیا انسانوں کو تعقل اور سوچنے پر مجبور کرنے آئے ہیں۔ انہیں سوچنے کی ترغیب دلانے آئے ہیں؛ غور کریں کہ کس قدر اہم اور بزرگ اہداف و مقاصد ہیں۔ بعثت (کا مقصد) یہ ہے۔ آج انسانوں کو اس کی کس قدر ضرورت ہے۔ اب جب انسان کے عقل کے خزینہ باہر آگئے تو وَيُرُوهُمْ آيَاتِ الْمَقْدَرَةِ (۴) ؛ عقل انسانی کو توحید، آیات الہی کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور پروردگار کی قدرت کی نشانیوں کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ عقل جو ہدایت یافتہ نہیں ہے، پیغمبروں کی ہدایت کے بغیر حقائق کو درک نہیں کرسکتیں۔ انبیا، انسانی عقل کا ہاتھ پکڑ کر اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور وہ اس توانائی اور قدرت کے سہارے جو خدا نے ان کے اندر قرار دیا ہے، اپنی زندگی کی دشوار راہوں کو طے کرتا ہے۔ وہ انسان کے لئے حقائق عالم کو آشکار کرتے ہیں۔ تفکر کی قوت اور تعقل کی صلاحیت انسان کے لئے بہت ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خدائی ہدایت ضروری ہے، خدا کا ساتھ ضروری ہے، یہ بعثت ہے۔

بعثت کے مقابلے میں جاہلیت کا محاذ ہے، زمانہ جاہلیت صرف تاریخ کے ایک خاص زمانہ سے مخصوص نہیں ہے۔ یہ نہیں تصور نہیں کرنا چاہئے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا سامنا اس وقت جاہلیت سے تھا اب وہ زمانہ گذر گیا تو جاہلیت بھی ختم ہوگئی، زمانہ جاہلیت اسی وقت سے مخصوص نہیں ہے، جس طرح بعثت جاری و ساری ہے اسی طرح جاہلیت بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

رگ رگ است این آب شیرین و آب شور

بر خلایق میروود تا نفخ صور (۵)

انسانیت میں یہ دو محاذ پائے جاتے ہیں؛ یہ جاہلیت جو بعثت کے مقابلے میں ہے اس کا مطلب لاعلمی اور علم کا فقدان نہیں ہے؛ یہ جہل علم کے مقابلے میں نہیں ہے؛ کیوں کہ کبھی کبھی علم جاہلیت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ آج ہے۔ آج دنیا میں انسانی علوم ترقی تو کر رہے ہیں لیکن پھر بھی اسی جاہلیت کی خدمت کر رہے ہیں جس کو ختم کرنے کے لئے پیغمبر اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔

یہ جاہلیت اس عقل کے مقابلے میں ہے جو توحید و نبوت کے سائے میں منازل ہدایت طے کرتی ہے۔ اگر انسانی زندگی پر وہ عقل کار فرما ہو جائے جو انبیا کرام کے زیر سایہ اور حمایت میں پروان چڑھتی ہے تو انسانی زندگی سعادت مندانه ہو جائے گی؛ ہمیں اس کے حصول کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہو، عقل کی کارفرمائی نہ ہو تو انسانی زندگی پر شہوت و غضب کا غلبہ ہو جائے گا؛ نفسانی خواہشیں انسان پر حکومت کرنے لگیں گی۔ اس وقت انسانیت بد بختی کے دہکتے ہوئے تنور میں جلنے لگے گی؛ جیسا کہ تاریخ میں ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا اور آج بھی دیکھ رہے ہیں۔

جب انسانی اعمال و کردار پر شہوت اور غضب حاکم ہو جاتا ہے تو اس وقت آپ دو دو عالمی جنگوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جس میں لاکھوں بے گناہ افراد خاک و خون میں غلطان ہو جاتے ہیں، انسانی جانوں کی قدر نہیں ہوتی، حرمت انسانی پامال ہو جاتی ہے۔ اس شہوت و غضب کی حکومت ہمیشہ انبیا الہی کی رہنمائی میں پروان چڑھنے والی عقل کی حکومت کے مقابلے میں ہے، یہ ہر طبقے اور سطح پر ہے؛ انفرادی سطح پر، معاشرتی سطح پر، بین الاقوامی سطح پر ہر جگہ موجود ہے۔ اگر بین الاقوامی سطح پر اور بین الاقوامی طاقتیں اس خدائی عقل سے بہر مند ہو جائیں تو دنیا کی صورت کچھ اور ہوگی؛ اگر نفسانی خواہشات ان پر حاکم ہو اور قدرت طلبی ان پر حکومت کرے تو ایسی صورت میں پھر دنیا کی حالت کچھ اور ہوگی۔ انسانیت ان مشکلات میں گرفتار ہے۔ بعثت کا مقابلہ اسی جاہلیت سے جس کا ہر زمانہ میں موجود ہونا ممکن ہے۔ اس سے مقابلہ کرنا پوری بشریت کا فریضہ ہے۔

قوموں کی تذلیل، انکے اموال کو برباد کرنا، قوموں کے انسانی وسائل کو نابود کرنا اسی جاہلیت کی حکومت کا نتیجہ ہے۔ آپ خود مشاہدہ کر رہے ہیں کہ جب سے یہ جاہلیت حاکم ہے دنیا کہ بہت سی قومیں استعمار کے قدموں تلے روندی جارہی ہیں۔ انکے وسائل اور اموال غارت کئے جارہے ہیں، ان کی تحقیر اور تذلیل کی جارہی ہے

وہ قومیں سالوں پیچھے رہ گئی ہیں۔ استعمار سے زخمی ہوئی کچھ قومیں دس سال پیچھے چلی گئی ہیں تو کچھ صدیوں پیچھے چلی گئی ہیں۔

(جواہر لال نہرو (۶) اپنی یادداشت میں لکھتے ہیں کہ انگریزوں کے قبضے سے پہلے ہندوستان اس زمانے کا ایک ترقی یافتہ متمدن ملک تھا۔ انگریز آئے اس وسیع و عریض ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اس کو سالوں پیچھے دھکیل دیا، تاکہ خود ترقی کرسکیں۔ دور دراز کی انگریزوں کی ایک چھوٹی سی حکومت نے ہندوستان جیسے عظیم ملک کے وسائل اور اموال کو برباد کر کے اس پر قبضہ کر لیا؛ اس ملک کو مٹی میں ملا دیا۔ استعمار ایسا ہے، یہی شہوت اور غضب کی حکومت ہے۔

جیسا کہ کہا اور لکھا جاتا ہے کہ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے بعد دسیوں علاقائی جنگیں ہوئی اور سب کی سب طاقتور حکومتوں کے ہاتھوں رونما ہوئیں۔ آج آپ غور کریں، دیکھیں کہ اسی مغربی ایشیا کی کیا حالت ہو گئی ہے، شمالی افریقہ کا کیا حال ہے۔ کس نے ان جنگوں کو شروع کیا؟ ان مفسد اور شریر لوگوں کو کون اسلحہ فراہم کر رہا ہے، وسائل دے رہا، ان کی کون حوصلہ افزائی کر رہا ہے کہ جاؤ ان ممالک کو فتنوں میں مبتلا کر دو۔ ان ممالک کی بنیادوں کو خراب کر دو ان کو ویران کر دو؟ شیطان کا مطلب یہ ہے۔ وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا. (۷) شیطان ایسا ہے؛ جب شیاطین ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں تو ایک سسٹم وجود میں آتا ہے؛ جس وقت دنیاوی حالات پر ان کا غلبہ ہوتا ہے اس وقت بشریت کی صورت حال وہی ہوجاتی ہے جس کا آپ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

سچے مومنوں اور جمہوری اسلامی کی صیہونزم سے دشمنی انہیں حقائق کی بنا پر ہے؛ ہماری کسی سے نسلی جنگ نہیں ہے۔ جب صیہونزم اور صیہونیوں کا وسیع سرمایہ دار نیٹ ورک کسی حکومت پر غلبہ پیدا کرتا ہے تو دنیا کی حالت ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسا کہ آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جس طرح اس نے متحدہ امریکہ جیسی حکومت پر غلبہ کیا ہوا ہے تو اس وقت ہر کسی کی ترقی، ہر جماعت اور شخص کی کامیابی انہیں کی حمایت سے وابستہ ہے۔ اس عظیم اسلامی قوم، ایرانی قوم کی اسلامی بیداری کی جڑیں یہاں ہیں۔ اور (صیہونزم اور اس کے ساتھیہ) اس کو ختم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کو بدنام کریں، ایران کو بدنام کریں، شیعوں کو بدنام کریں۔

اس وقت (دنیا کو) اسلام سے دور کرنا، ایران سے دور کرنا امریکہ اور اسکی حمایتی حکومتوں کی سیاست حصہ ہے۔ وہ اس طرح کے اقدامات کر رہے ہیں کہ جس کے ذریعے دنیا والے اسلام اور شیعہ سے دور ہوجائیں۔ یہ انکی حتمی سیاست ہے۔ جب تک قومیں غافل ہیں انکی (امریکیوں) ترقی اور آگے بڑھنے کی راہیں ہموار ہیں، اگر قومیں بیدار ہوجائیں تو ان کے لئے مسئلہ اور رکاوٹ بن جائیں گی؛ انہیں غصہ آئے گا ان کی صدائیں بلند ہونے لگیں گی کہ تم کیوں مغربی ایشیا میں موجود ہو، تم کیوں نہیں جارہے، ہمیں کیوں نہیں چھوڑ رہے تاکہ ہم اپنا کام خود کرسکیں؟ کل یا پرسوں امریکہ کے اسپیکر نے یہ اعلان کیا ہے کہ مغربی ایشیا (جس کو یہ لوگ مشرق وسطیٰ کہتے ہیں) میں ایران کی طرف سے امریکی سیاست کی مخالفت کی وجہ سے ہم اس پر پابندی لگاتے ہیں یا اس سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟ یعنی ایرانی قوم تم تو ہوشیار ہو، تم بصیر ہو، تم تو سمجھتے ہو کہ علاقے کے حالات کیا ہیں، تم پیچھے ہٹ جاؤ تاکہ ہم اپنا کام انجام دیتے رہیں، جو چاہیں کریں؛ یعنی شیطنت کو جاری رکھیں، یہ جاہلیت کی حالت ہے اور یہ جاہلیت آج بھی موجود ہے۔

جب جاہلیت پیدا ہوتی ہے، شیطان کا غلبہ ہوتا ہے تو طغیان وجود میں آتا ہے؛ طاغوت یعنی یہیہ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ. (۸) یہ معیار ہے۔ اگر کوئی ایک قدم بھی طاغوت کی تقویت کی خاطر اٹھاتا ہے تو اس کا شمار طاغوتیوں میں ہوتا ہے۔

طاغوت کے کام یہ ہیں: فساد کروانا، فساد کرنا۔ وَ إِذَا تَوَلَّى سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْقَسَادَ؛ (۹) خدا انسانیت کی خیر و صلاح چاہتا ہے۔ طاغوت انسان کے لئے برائی اور فساد چاہتا ہے۔ ایک ہم کے ذریعہ ایک یا دوشہروں کے لاکھوں افراد کو مار ڈالتے ہیں اور سالوں گذر جانے کے بعد بھی معذرت کرنے اور معافی مانگنے کو تیار نہیں ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ بیروشیما کے واقعے کے لئے معافی مانگو تو

کہتے ہیں ہم معافی نہیں مانگیں گے، یعنی معافی مانگنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ افغانستان، عراق اور اس کے مثل بقیہ ممالک کے انفراسٹرکچر کو انہوں نے یا ان کے ساتھیوں نے تباہ و برباد کر دیا۔ پھر بھی شرمندہ نہیں ہیں اور اپنے اس کام کو جاری رکھا ہوا ہے؛ یہ یہی، اِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ، ہے۔ یہ کام اور یہ محاذِ جاہلیت کا محاذ اور کام ہے، آج کی جاہلیت اپنے روح اور معنی کے اعتبار سے وہی پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے کی جاہلیت ہے؛ لیکن نئے آلات اور وسائل، نئی شکل اور پلاننگ کے ساتھ۔ اب یہ حالت تمام مسلمانوں اور اسلامی امتوں پر ایک فریضہ اور ذمہ داری عائد کرتی ہے اور وہ فریضہ اس سے مقابلہ کرنا ہے۔

اپنی ابتدا ہی سے جمہوری اسلامی نئے کسی ملک کے خلاف کوئی جنگ شروع نہیں کی، کسی ملک کے خلاف کوئی فوجی کارروائی نہیں کی لیکن اپنی بات اور اپنے نعروں کا اعلان بہ بانگِ دہل کیا ہے۔ ہمارے عظیم امام رہنے امریکی اور دقیانوسی اسلام کو ایک ہی زمرہ میں رکھا ہے؛ یہ دونوں خالص اسلام کے مد مقابل کھڑے ہیں۔ وہ خالص اسلام سے خوف زدہ ہیں۔

یہ فاسد اور مفسد گروہ جو اسلامی ممالک میں فساد پھیلانے ہوئے ہیں، اسلام کو بدنام کر رہے ہیں، اسلام کے نام پر انسان کشی کر رہے ہیں لوگوں کے جگر کو ان کے سینہ سے باہر نکال کر لوگوں کی آنکھوں کے سامنے چاقو سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں، اسلام ہی کے نام پر زندہ انسانوں کو کیمرے اور کروڑوں انسانوں کی آنکھوں کے سامنے زندہ جلا رہے ہیں؛ اور اس کے ساتھ مغرب کی خفیہ طاقتوں سے پشت پناہی، حمایت اور تائید بھی حاصل کر رہے ہیں۔ بظاہر تو داعش کے خلاف اتحاد تشکیل دیا گیا ہے لیکن صحیح اطلاعات اور خبروں کے مطابق یہ حقیقی اتحاد نہیں ہے، یہ مزاحمت حقیقی مزاحمت نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک ظاہری شکل ہے۔ جب اپنی تشہیرات میں اس فاسد گروہ کے بارے میں باتیں کرتے ہیں تو اسے ”دولت اسلامی“ سے تعبیر کرتے ہیں؛ یہ گروہ جو عوام کے ساتھ اس طرح پیش آتا ہے اور بچوں کو نابود کر دیتا ہے، بچوں کو دھوکہ دیکر خود کش حملہ کرنے کے لئے میدانوں میں بھیجتا ہے، اس کو یہ لوگ ”دولت اسلامی“ یعنی اسلامی حکومت کہتے ہیں؛ اسلام سے دور کرنا یعنی یہ کام کرتے ہیں۔

آج ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ بعثت کی حقیقت سے آشنا ہوں اور دنیا والوں کو بھی اس سے آشنا کریں۔ بعثت یعنی بشریت اور انسانیت کی نجات کی خاطر اٹھ کھڑے ہونا؛ بعثت یعنی بشریت کی خیر خواہی؛ ہم پوری بشریت کے خیر خواہ ہیں یہاں تک کہ بڑے بڑے طاغوتوں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے دے؛ یا ان کی ہدایت کر دے کہ راہِ راست پر آجائیں یا ان کی عمر کو کم کر دے تاکہ زیادہ فساد نہ کرسکیں۔ جس کی وجہ سے غضبِ الہی کے زیادہ مستحق قرار نہ پائیں؛ یہ بھی درحقیقت دعائے خیر ہے۔ اسلام پوری بشریت کے لئے خیر چاہتا ہے، پیغمبر ﷺ خیر چاہتے ہیں۔ اسلامی امت کی یہ حرکت جو جمہوری اسلامی کے نظام کے ذریعے دنیا میں شروع ہوئی ہے۔ جس کو مٹانے کے لئے دشمن نے بہت کوششیں کیں اور نہ مٹا سکا اور یہ حرکت روز بروز مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ روز بروز گہری ہوتی جا رہی ہے، یقیناً کامیاب ہوگی؛ دشمنوں کی دشمنیاں اس عظیم حرکت کو ختم نہیں کرسکتی ہیں۔

اس مقام پر ہمیں قرآن کے اس حکم اور نصیحت پر عمل کرنا جس کی میں نے تلاوت کی تھی: **فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ**؛ اگر دیکھو کہ تمہاری مخالفت کر رہے ہیں، اگر دیکھو کہ روگردانی کر رہے ہیں، اگر دیکھو کہ مختلف وسائل اور اطراف سے تمہیں گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو کہو **فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ**۔ یہ ہمارے عظیم امام کا توکل تھا کہ انہوں نے ہمیں یہ راستہ دکھلایا، ہمیں یہاں تک پہنچایا۔ اور انشا اللہ ایرانی قوم اس راہ کو جاری رکھے گی اور اسلامی امت روز بروز اسلامی بیداری کے ساتھ ان حقائق کو تجسم بخشے گی۔ بالآخر اسلام اور مسلمین کی مدد یقینی ہے، بہر حال ہمارے فریضے ہیں۔ عوام کی بھی ذمہ داریاں ہیں، گروہوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں، ملک کے سیاسی برجستہ افراد کے بھی کچھ فرائض ہیں، اور اسلامی حکومتوں کے رہنماؤں کے بھی کچھ فرائض ہیں؛ سب نے اپنی ذمہ داریوں پر عمل کیا۔ انشا اللہ خدا ام کو اجر عطا کرے گا، اگر عمل نہ بھی کیا ہوتا بھی **«فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ»**، (۱۱) خدائی کام رکنے والا نہیں ہے۔ یہ کام آگے بڑھے گا۔

امید ہے کہ انشا اللہ ہمارا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوگا کہ جو اس امانت کو زمین پر رکھ دیتے ہیں۔
 والسلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ

۱۔ جلسے کی ابتدا میں صدر محترم حجۃ الاسلام والمسلمین حسن روحانی نے کچھ باتیں پیش کی تھیں۔
 ۲۔ سورہ توبہ آیہ ۱۲۸ اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے اور پھر پلٹ جاتے ہیں تو خدا نے بھی ان کے قلوب کو پلٹ دیا ہے کہ یہ سمجھنے والی قوم نہیں ہے ”
 ۳۔ سورہ توبہ آیہ ۱۲۹ ”یقیناً تمہارے پاس وہ پیغمبر آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے اور اس پر تمہاری ہر مصیبت شاق ہوتی ہے وہ تمہاری ہدایت کے بارے میں حرص رکھتا ہے اور مومنین کے حال پر شفیق اور مہربان ہے ”
 ۴۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱

۵۔ مولوی، مثنوی معنوی: دفتر اول

۶۔ جواہر لعل نہرو: انگریزی استعمار سے آزادی کے بعد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم
 ۷۔ سورہ انعام آیہ ۱۱۲ کا کچھ حصہ ” اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جنات و انسان کے شیاطین کو ان کا دشمن قرار دے دیا ہے یہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دھوکہ دینے کے لئے مہمل باتوں کے اشارے کرتے ہیں ”
 ۸۔ سورہ نساء، آیہ ۷۶ کا کچھ حصہ ” ایمان والے ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ ہمیشہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں ”

۹۔ سورہ بقرہ آیہ ۲۰۵ ” اور جب آپ کے پاس سے منہ پھیرتے ہیں تو زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کھیتوں اور نسلوں کو برباد کرتے ہیں جب کہ خدا فساد کو پسند نہیں کرتا ہے ”
 ۱۰۔ سورہ مائدہ آیہ ۵۶ کا کچھ حصہ ” اور جو بھی اللہ، رسول اور صاحبان ایمان کو اپنا سرپرست بنائے گا تو اللہ کی ہی جماعت غالب آنے والی ہے ”